بعون صانع کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان

مثنوی [illegible]

١٢٨١ هـ

در مطبع نامی منشی نولکشور [illegible] مشهور جهان [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے حمد خداوند پاک / کیا جسنے پیدا فلک تا بخاک

اوسی نے کیا گل سے خوشبو عیاں / اوسی سے ہوا باغ اور باغباں

ہوا اوسکو منظور کرنا ظہور / کیا منتشر اپنا عالم میں نور

کیا خاک کا اوسنے رتبہ بلند / دیا عقل و دانش ہوے کار مند

یہ عقل و دانش بتایا اوسے / کلام منزہ سکھایا اوسے

کشادہ کیا خوان نعمت تمام / ہوے بہرہ یاب اوس سے ہر خاص و عام

اوسی کو ہیں ذرے پہ خورشید و ماہ / اوسی سے ہے عالم کو پشت پناہ

اوسی نور سے ہے منور جہاں / اوسی سے ہے قائم ہوا گلستاں

لکھے اوسنے کہا کیا جایگا و | کہ ملک اودہ کو کیا تختگاہ
گر مسجد کے دیوتون ہین رہا | گئے ملکہ وہین پہر اپنا وہرا
اوسی نے کیا ہیرون کو روان | وہی ہی کہ باقی سبہی جاودان
گئے ہند و سگہے وہ مسلمان ہوا | گیا اودہ کو وہ گروہ مین گیا
وہنکش توڑ ڈالا بزور و غضب | کیا انسا کی ہا پہر اپنا لقب
کیا راجہ وسرت کو جا سرفراز | کیا اوہیون کو بہی گردن فراز
چرن سے دیا تخت اس ملک کو | اوا اسکر پہر اوسکا کہو نکر سہو
وہ مخفی خزانہ تھا ظاہر ہوا | وہی گنگ کنز آئین تا سر ہوا
کرے رات دن جو کوئی بندگی | قبول ہوئی اوسکی پرستندگی
اوسی نے رکھا سر پہ راجہ کے تاج | جہان کو ہین راجہ اودہ پتی باج
یہی راجہ صاحب کے سر پر کلاہ | کہ جبتک فلک پر ہے یہ مہر و ماہ
ز مشرق بمغرب جنوب و شمال | نہیں ایسا کوئی ہے اہل کمال
کیا جسنے آکر یہان پر سوال | دیا مال و زر اوسکو بے قیل و قال

سبب تصنیف مثنوی بلبہ چترو حال مصنف بطور مختصر رقم ہوتا ہے

مین رکہتا تہا اک دشمن بد سیر | کہ تہا ظلم مین سادیہ کا پسر

مرا جبکہ اقبال تھا اوج پر ۔ کیا مجکو اوس وقت زیر و زبر

تھا اوس وقت سے اوسکے پریشان ہوا ۔ بدی کاروا وار شیطان ہوا

سمجھ ذات پروردگار جلیل ۔ نرکھتا تھا میں بیکسی میں خلیل

خدا اوس سے سمجھے کہ مظلوم ہم ۔ کیا بیگنہ ظلم سے ہے ستمگر

مری التجا ہے خداوند زور ۔ کرے ایسے ظالم کو در خاک گور

قیامت میں واصل جہنم کرے ۔ مقام اوسکا قعر سقر میں پڑے

اگرچہ ہوں خاطی پہ آل حسین ۔ سمجھکے کہتے ہیں ... کرامت میں

کیا گردش دہر نے جب تباہ ۔ بیکاری میں آگیا پھر سپاہ

رفیق و مصاحب ندیم ندیم ۔ جو ہیں رانی مصاحب کریم تھا قدیم

شرافت کی یہ کہتے ہیں دستگاہ ۔ او رہیں دوستوں کی وہ پشت پناہ

بہت علم مجلس میں وہ طاق ہیں ۔ ہر اک علم میں شہرہ آفاق ہیں

اونھیں علم طب میں بھی ہے دسترس ۔ اجودھیا پیشہ نام اونکا ہی بس

میں پہونچا وہاں اتفاقات سے ۔ ہوا خوش میں اونکی ملاقات سے

سنا جبکہ احوال میرا تمام ۔ لگے کرنے پھر فکر میری مدام

کیا پھر تو سرکار میں تذکرا ۔ اوسی دم وظیفہ مقرر ہوا

ہوا مورد رحم شام و سحر — رہی خوش پہ سرکار والا گہر
کیا دستگیری جو مظلوم کی — خدا اونکو شادان کرے ہر گھڑی
جو اشراف کی دستگیری کرے — وہ دونون جہان مین بہت خوش رہے
خدا اون سے راضی رہے مہربان — اونھین کے لیے ہے یہ دونون جہان
گدا کو گدائی مین ملتی ہے نان — ہے شرفا کو یہ پیشہ مثل سنان
کرین یہ عمل جو ہین گردن فراز — ہین فرماتے یہ سعدی پاک باز
تواضع ز گردن فرازان نکوست — گدا گر تواضع کند خوی اوست
تواریخ کا ذکر رہتا تھا وہان + — بیان ہوتا تھا عدل نوشیروان
سخاوت کا حاتم کے ہوتا بیان — یہی گفتگو رہتی تھی ہمہ زمان
کبھی قصہ کسری کا رہتا تھا ذکر — شب و روز رہتی تھی باہم یہ فکر
کبھی ہوتا تھا ذکر مہاوشن — کبھی تذکرہ راجہ رام کشن +
ہوا ایک دن وان یہی تذکرا — اجودھیا کی ایوان بھی ہین خوشنما
وہان ہر مکان اک ہی رشک [illegible] — بنا کردہ راجہ صاحب ہی خاص
بہت خوش وضع پر صفا ہے بنا — سنہری جڑائی کا ہے استھاپنا
کہا اسکو تحریر کردو اسے لیے — جو احوال کہتا ہون لکھ لیجیے

بیان اسکا پھر نظم مین کیجیے | نکوئی دو عالم کی اب لیجیے
اوسے لیکے پیش سرکار مین | کہ ہین قدردان تیرے ہر کار مین
کیا حکم تعمیل کرنا قبول | کہ ہو جس سے دولت بیان کی حصول
رکھا نام پھر اسکا بلبہ چترہ | عجوبہ تماشے کا ہے یہ چترہ
اوٹھائی قلم کی وہین پھر عنان | شروع پھر کیا قصۂ داستان

تعریف مکان عالیشان اجودھیاپوری مع تختگاہ سری جانکی بلبہ شاہ فرمودۂ جناب مہاراجہ و ہیراجہ جناب مہاراجہ رام کشن سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہ راجہ ٹکاری ضلع گیا جی

ہے ایک اودھ مین اجودھیاپوری | کہ سب شہر سے اوسکو ہے برتری
مکان اونکے کرتے فلک سے ہین بات | جو دیکھے نظر یہ کہان ہے ثبات
عجوبہ تماشے کا ایوان ہے | فلک اوسکے در کا نگہبان ہے
نظر اوس تماشے کو دیکھے اگر | نکھر اپنی پھیرے نہ ادہر اودہر
فلک گرچہ اوسکو نظارہ کرے | وہان تاج زر اپنا سر سے دھرے
صفا مین عمارت تھی ترکیب سے | سکندر وہان آکے منہ دیکھ لے
مکانون مین ہے ایک رشک اوس | کہ در معرفت کا ہین جھکے اوداس

سنو اور تیقون کا استھان ہے
مری جانکی کی شبستان ہے

عجب حسن کا اک پرستان ہے
سہیلی سکھی سے گلستان ہے

مکان نور کا ہے محل خوب تر
مری جانکی بلبہ ہین جلوہ گر

بنا اسکی راجہ ٹیکاری سے ہے
گدا اوس مکان کی ہین کسری وکی

کیا خرچ زر اوسنے وہان بیشمار
بنا تب مکان اوس جگہہ کوہسار

دیا اس قدر وان فقیرون کو دان
جو آسندہ تک آیا لینے کو نان

تھا سن بارہ سو اور چھتر تھا سال
تھے سن سال فصلی کے جو قیل و قال

تھی تاریخ اٹھارہ مہ بیساکھ کا
اور روز مبارک سنیچر کا تھا

ہوا جبکہ طیار ایوان بلند
ہوے ہوش پران وہان ہوشمند

ہوا حکم جاری کہ فوج گران
جاوسکے لیے ہون طیاری کنان

چلے جانکی بلبہ ہوکر سوار
اجودھیا ہوا ہر طرف لالہ زار

مرصع جواہر کا اک تاج تھا
وہ تھا ہفت اقلیم کے باج کا

کلغی و طرہ دستار ہوار
تھا سرپیچ سر مین جواہر نگار

تھا جامہ و نیمہ گلی مین پڑا
در و دامن اوسکا جواہر جڑا

کریپ اور دلفیکا ہو کیا بیان
جسکے لعل تھے دیپہا لاکھسان

گلے کرتے کنٹھل پڑے کان میں
تماشے جواہر کے تھے کان میں

وہ ہیکل تھی یا نرگس چشم تھی
کہ ہر چشم ہوتے تھی ہر چشم کی

تھا نا تھا نتھنی اک پڑا ناک میں
کہ ہو جوہری دیکھ دم ناک میں

کہ سینے بیچ گلے میں اک انمول تھا
جواہر تھے اوسمیں بہت بے بہا

پہن تھی وہ سن سالہ ... تھی
عجب شان سے وہ سواری چلی

کمر میں پڑی کنکنی کر رہی تھی
پہنسانی تھی جان اوسکی ہر ہر لڑی

پہن ایک بیچند یاقوت کا
جڑاؤ جواہر کا تھا اونکا

تھی ایک کڑی ہاتھ میں دوپہری
وہ تھی ہفت اقلیم کے مول کی

انگوٹھی جواہر کی تھی ہات میں
تھی ورد حنا ہر گھڑی گھات میں

ہزاروں سہیلی ہمسنداروں تمام
ہوا ایک عالم کا وان ازدحام

اجودہیا تھا یا وہ پرستان تھا
طلسمات تھی یا گلستان تھا

پرا تھا سپاہ دون کا لاکھون ہزار
وہ فوج تھا عجیب و نکاوان بیشمار

جہوڑا تنبوون کا اک طرف کو
کہیں ہر رسالہ کھڑا جنگجو

جو اصلون کا تھا اک طرف جگمگا
تھا خدمتگاروں کا بھی اک پرا

سمجھ سا اپنے جہان کو وہان پر گہرے
لگا کمنگی وہان بہ جیوٹے بڑے

تھے سب منتظر اوس جگہہ دید کے — کھڑے تھے وہان دیکھنے کے لیے
کسی جا پہ تھا اونٹ کا اک قطار — کہین پر کھڑین سانڈنی بے شمار
کہین اسپ تھا اور کہین پیل مست — عجب طرح کا تھا وہان بندوبست
کھڑا اوجہہ پہ تھا تھا وہان شام گج [?] — کہین پر تھا گویال گج راست گج
کہین جا لگی پیار سے ہنچل کہین — کہین راہ ما پیار سے اور منگل کہین
علاوہ ازین پیل تھے بیشمار — نمایان تھا اوس روز وان کوہسار
جو دیکھے اگر دور سے ہو یقین — پہاڑون پہ ہین شعلہ آتشین
کسی جھول تھی اور پہ زرین نگار — سکے اور کہین تھے گوہر شاہوار
چلے شان و شوکت سے پیل بلند — جسے دیکھ حیران ہین ہوشمند
قوی ہیکل و صورت کوہسار — شجاعت دلیری مین تھے دیو سار
پکڑتے تھے وہ شیر خرطوم سے — بچے گر کوئی اپنے مقسوم سے
تھا گھوڑون کا بھی وہان پہ اک انتظام — ہر اک رنگ کی صف بندھی تھی تمام
کہ کمیت مین ہو نہ مشکی کا کام — نہ نقری کا شرغی مین ہو التیام
جدا صف ہو شرغی کا سرخہ جدا — اسی طرح سے سب کھڑا تھا جدا
مغرق جواہر ہر اک اسپ تھا — تماشے کو وہان ایک عالم کھڑا

ہوا اوس سے سبقت کرے کیا مجال
نظر پھر قدم اپنی دیتی تھی ڈال

کوئی باد رفتار تھا تیز رو
قدم کا ٹٹا تھا کوئی جو ۰ بجو

چلے اس طرح طور و ترکیب سے
فلک ہوگیا دنگ یہہ دیکھہ کے

کہ بولا وہان پیکا یک نقیب
لگے پھر تو لوگون کی وان پر نصیب

ٹہکاری کے راجہ جلو مین چلے
زر و مال لاکھون نچھاور کیے

تھے حاضر وہان راجہ ڈہرانون بہی
سواری امیرون کی وان لاکھہ تہی

ہزارون فقیر اور ہزارون غریب
کھڑے تھے وہان تھا تماشا عجیب

نچھاور سبھون نے کیے بیشمار
کہ اب تک ہین وان اہل دولت ہزار

کھڑی تہی اٹاری پہ اک دلربا
لگاتی تہی انجن سے لیے آئینا

ہوئی نوبت اک آنکھہ سکے اوسکی جان
لیے رہگئی آئینہ بےگمان

سہیلی سکھی سب کا یہ حال تھا
پہرنا جواہر کا جنجال تھا

تھا زیور پہننے کا موقع جہان
پہن اوسکو بیٹہہ لیا ناگہان

لیا پیر مین ڈال جہنپا کلی
گلے مین پہن اوسنے لی کردہنی

کمر مین سہین چہلڑی سے لڑی
لگی دیکھنے وہ تماشا کھڑی

کسی نے لیا ہاتھہ مین نتھہ پہن
دکہائین ادائین اور اپنی پہبن

کرن پھول کی جا پہ ترکی پہن — چنبر تار ہر سے کیا زیب تن

لیا ڈال بسیر کہین کان مین — نہ چھوڑے سماتی تھین ہر آن مین

سے تھے بازو و پونچی و کنگن کہین — وہ پہنے ہوے تھین کہین کا کہین

گلے مین پڑا چندر کا سیس پھول — اسی طرح سے بندنیکو بھی بھول

لپیٹ اپنی کانون مین چلتی ہوئین — کہ پڑتا قدم تھا کہین کا کہین

لباس زریکا یہی حال تھا — پہرنے کو پاؤن مین سر پر رکھا

سے تھے پہنے ہنا مر کوئی باؤلا — کوئی دستان تھی وہان باؤلا

کمر سے ڈوپٹے کو جلدی لپیٹ — لیا ہاتھ مین اپنے کرتی سمیٹ

پہن کرکے لہنگا زری باف کا — نہ باندھی کمر ہو گئین وہ ہوا

دل اونکا پھنسا زلف کے دام مین — ہوئین باؤلا پہر تو ہر نام مین

کوئی زلف پیچان کی تھین پیچ پیا — ہزارون پھنسے دل تھے ہر پیچ مین

تھی آواز ہر جا سواری چلی — چلو آؤ دیکھین سکھی ری سکھی

کوئی آپ کو کرتی تھی وان نثار — کوئی وان دکھاتی تھی تازہ بہار

کوئی مہ جبین کوئی خورشید وش — کوئی عشوہ سازی مین تھی نازکش

کمان دو ابرو کوئی راست کر — اوٹھا لیتی وان تیر مژگان پہ

عیاں حسن کرتی کوئی بار بار
نہ پائی کیا دل کو راج کسی بار نہ

وے لیے حکم فرماں ہوئے لطف سے
تمنا سے دل تمکو بیشک ملے

مگر صبر کا کام دشوار ہے
کرستنا مرا ایک اوتار ہے

پلوں گا میں لستے تم ہو سے پہلو
شراب وصالی خوشی سے پیو

ولیکن نہ راضی ہوئیں لعبتاں
کہ تھا صبر کا ضبط اونکو کماں

جو دیکھا کہیں چین جبیں پہ چہیں
کیا تھا و پر بھونے اونکو وہیں

پہ سنگار کریں پھر تو پروانہ سماں
ہوئیں شمع خوبی پہ حلقہ کناں

کسی نے کہا کہ ذرا دیکھئے
کہا ہاں مرے گھر چلے آئیے

کسی کی صدا تھی بڑھے جائیو
تھا کہتا کوئی کہ ہٹے جائیو

کسی طرف ماہی مراتب کی دہوم
کسی طرف تھا خلق کا اک ہجوم

چلی جب سواری تجمل کے ساتھ
چلے آہستہ جاتے تجمل کے ساتھ

ہوا پھر تو باجوں سے محشر بپا
ابوق و کرنا کی تھی دلربا

ڈھول اور نقارہ تاشا کہیں
تھا شہنا کہیں اور مرفہ کہیں

تھی آوازہ نقارہ خورش فزوں
کہ دوں دوں خوشی ہر گھڑی تجکو دوں

کہیں زیر اور بم تھا بم کناں
نہ آواز تھی نشتر دستاں

تھی آواز شہنا کی یہ ہر زمان — مبارک سلامت ہو شادی کنان

گوئیے جہان کے تھے حاضر وہان — سمان نور کا تھا ہر اک جا عیان

ترانہ مین در و در سے آواز تھی — گئی خود بخود کھل دریچہ دری

کوئی گاتا ٹپا کوئی تھا خیال — ہوے وجد مین صوفیان باخیال

تھا گانے بجانے کا اک شور و شین — گیا بھول تان اپنی وان تان سین

لگین چھوٹنے پھر آتشبازیان — ہزارون قسم کی تھین مہتابیان

کہین زرد رنگ اور کہین سرخ رنگ — جسے دیکھ عاقل کے ہون ہوش دنگ

عبیری کہین اور گلابی کہین + — کہین سبز اور تھی گلابی کہین

چھٹین جبکہ وان سرخ مہتابیان — ہوا سرخ روے زمین و زمان

جو چھوڑا کسی نے سفید ایک بار — زمین و زمان صاف تھا برف وار

لگی آگ جب زرد مہتاب مین — ہوا زرد منہ تک نہ تھا تاب مین

ہوئی سبز کی باری جب ایک بار — زمین تا فلک ہوگیا سبزہ زار

عبیری گلابی کی تھی اک بہار — زمین وانکی سب ہوگئی گلعذار

کہین پھلجھڑی اور کہین پر انار — لگے چھوٹنے ہر طرف سی بہار

کوئی جستجو ہی مین جا ہی سکے تھا — چکا چوند ہو کر کوئی تکتا تھا

کہیں چھچھیاں چرخ زن تھیں وہاں
ہر اک طرف تھا اک تماشا عیاں

کہیں ناشپاتی کا غل شور تھا
کہیں پر پٹاخے کا اک زور تھا

غبارے نے اپنی دکھائی غبار
بہوسے فلک چل دیے ایکبار

زبردست دستیکی آواز تھی
خجالت میں تھی روشنی ماہ کی

نہ تھی رات دن ہوگیا ایک بار
تماشے تھے یہ تھی وان آشکار

ذرا دیکھیے قدرتِ ذوالجلال
یہ موسم وہان ہوگیا برشگال

کڑکنے لگیں بجلیاں شوق سے
برسنے لگا ابر وان ذوق سے

ہوئی آب پاشی وہان اس قدر
اوڑی خاک مطلق نہ ادہر ادہر

ہوا اس قدر ابر رحمت نزول
برستا ہر اک جا پہ تھا ہار و پھول

جو گرتے تھے وہان قطرۂ آبدار
فلک نے کیا خوب گوہر نثار

ادائیں دکھاتیں کہیں بجلیاں
کبھی ہوتیں ظاہر کبھی تھیں عیاں

ہر اک جا پہ تھا آرتیکا ہجوم
ہر اک شخص کرتا تھا وان جھوم جھوم

یہیں کر و فر آئے ایوان میں
نہ تھا فرق وان کچھ پرستان میں

تھے شیشے لگے اوس میں لاکھوں ہزار
سنہری روپہلی تھے نقش و نگار

صحن تھا صفائی میں بلور سا
مکان نور کا تھا محل نور کا

ہزاروں سہیلی ہزاروں پری / سلیے آرتی تھیں وہاں پر کھڑی
خواصیں تھیں بالا نشیں طاق / تھا حلقہ بگوشی کا بس اشتیاق
عیاں زلف سے تھی وہ چوڑا اپنی / کہ ہو سن کو منہ میں لیے ناگنی
تھا گلزار سنبل میں اک سیس پھول / شب تار میں مہ گیا راہ بھول
غضب چاند رخ پر تھا اک چندر کا / عجوبہ تماشا تھا دو چاند کا
تکلف سے تھا مانگ ٹیکا سجا / اسی رشک سے چاند کو داغ تھا
تھی ترکیب ترکی کی اک شان سے / چمکتے جواہر تھے دو کان سے
پڑے دونوں کانوں میں تھے جھمکے / لگیں آرسی کرنے وہ جھومکے
جواہر جڑے دو کرن پھول تھے / کھڑیں تار سے نہیں میں پھول کے
تھا اس طور سے نتھ کا حلقہ پڑا / کہ ہو جس طرح منہ پہ ہالہ پڑا
تھا مالا چندر ہار چنپا کلی / جسے دیکھ عالم کو ہو بے کلی
گلے میں جڑاؤ پڑی چپلڑی / بہار بدخشاں تھی واں ہر گھڑی
چمکتا تھا گہنا سر او تیلڑی / تھے حیران جہاں کی وہاں جوہری
جڑاؤ جواہر کے زیور تمام / اور اوپر سے طرہ تھا بینے کا کام
لکھوں حال زیور کا گر پیر تک / ہو فرصت ادا حشر تک یک بیک

عرض مجھسے ہوتا نہین اب بیان — کیا مختصر اپنی یہ داستان
سری جانکی پرشاد اوس روز وان — جلوس عدالت کیا پھر یہان
مگر ان بیچاری کا وہان کام ہے — یہان اہل دل کا دل آرام ہے
کیا جینے استھاپنا آشکار — رہے حشر تک زندہ وہ نامدار
ہوئی جو اجودھیا مین شادی خوشی — ٹیکاری کی ہو ویسی شادبنی
قلعے پر بجین شادیانے مدام — نہ ہے سورج کو جبتک فلک پر قیام
مہارانی جی شاد و خرم رہین — رعیت نوازی مین قایم رہین

در مدح جناب مہاراجہ رام کشن سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہ

فلک رتبہ و پایگاہ بلند — ہین راجہ ٹیکاری کے بس ارجمند
ہین عالی نسب اور والا تبار — رہین شاد و خرم وہ لیل و نہار
عدالت سے خوش ہے رعیت تمام — ثنا خوان ہین اونکے ہر خاص و عام
سخاوت کا اونکے کرون کیا بیان — گدا تک بھی ہین اہل دولت یہان
مسافر نواز و جلالت گرا — رہ معرفت کے ہین وہ رہنما
جو کچھ چاہیے اون مین معمور ہے — رہ حق مین دل اون کا پرنور ہے
نہ سائل کوئی اون سے محروم ہے — ہو حاضر ہوا اوسکا مقسوم ہے

قدردان وہ سب ہے علم کا بیگمان | کہ ہر علم کے لوگ حاضر ہیں یاں
کبیشر اور پنڈت اور ہیں بید کے | کوئی ہے نجوم اور کوئی جوتشی
حکیم اور طبیب اور دانشوران | جمع ہیں یہاں ہر سخن پروران
کہاں تک کروں مدح والا جناب | مہاراجہ دہیراجہ با صواب
وہ علم و ہنر میں ہیں یکتا تمام | یہ جانتے ہیں ہر ایک ہیں خاص و عام
وہ ملک گیا میں ہیں اک آفتاب | ستارے مصاحب ہیں باآب و تاب
بجز علم و دانش کے چیہر چادگر | نہ ہوتا کبھی اونکے دل پہ اثر
سبھا کیا ہی انجم کا ہے ایک گنج | سخنور ہر اک یاں پہ ہیں نکتہ سنج
تری شوکت و جاہ قائم رہے | یہ ملک گیا تجکو دایم رہے
مبارک ہو تجکو کلاہ رہی | رہی سروروں میں تیری سروری
ہیں دفتر کے منشی عطارد رقم | قلم اونکا ہے ایک فیض اتم
جو شبدیز خامہ رواں کر رہیں | تو خلق اپنے دامن میں گوہر بھریں
ہر اک اپنے عہدے پہ موجود ہیں | وہ خواہند و آقا کے بہبود ہیں
تو شادان ہوا مدح خوان خوش نصیب | ہوئی دسترس تجکو دولت عجیب
گئے دن خزان کے اب آئی بہار | بسر ہوں سگراب تیری لیل و نہار

رہے شاد ممدوح والا جناب + رعیت نواز و عدالت مآب
مہاراجہ ہیراجہ رام کشن رہین شاد و خورم طفیل کرشن
کرامت دعا خوان ہو اس راج کا نہ تجکو تردد ہو اخراج کا
مہارانی جی صاحبہ خوش رہین سدہ و مہر جب تک کہ ہین وہ جبین

در مدح جناب سری کانت پنڈت جی مہاراج گرو مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

وہ ہین کون جو سبکے سرتاج ہین سری کانت پنڈت جی مہراج ہین
رئیس و خلیق اور بحر سخا غریبون شریفون کے ہین مدعا
کرون گرچہ مین بدیا کا بیان تو ہو ایک دفتر کا سامان یہان
مگر مختصر یہان پہ کرتا ہون ذکر رسا ہے جہان تک میری رائے و فکر
بیان کرنے جاتے ہین اور شاستر نیا شاستر میماسا شاستر
وہ جاتے ہین اور سانکہہ شاستر ہین ہدایت کو جانتے بیشتر +
دہرم شاستر اور جوتش تمام بہت خوب جانتے ہین وہ نیک نام
اوپنشد اور منتر کی ہے خبر کبیشر ہین ایسے زبان پہ اثر
سبہی جم ہنم کا اونکے دل پر قیام ہر اک علم مین دخل رکھتے ہین تمام

گیان اور بیراگ اور بکیان
سمندر کا کسطرح لاؤن مین تہاہ
بیکاری ہوئی شاہ اوس ذات سے

کہان تک لکہون اونکا مین استہان
عرض راج سکے ہین وہ پشت پناہ
اگرچہ عدو آئے ہر گہات سے

در مدح سری کرنا سند ہو جی مہاراج
کہ گرو اور باطن مہاراج صاحب موصوف اند

وہ ہین نور و پرکاس سے انتہا
شب و روز تہا ذکر رگہونا تہہ جی
جو گل ساؤ بیراگ رکہتے تہے وہ
دوئی کی وہان پر رسائی نہ تہی
سمجہتے تہے دنیا کو نقشے بر آب
شب و روز بیراگ تہا عشق کا
ہمہ دم ہمہ وقت سرشار دوست
کہ دنیا حقیقت مین اک خواب ہے
پہساتی ہے یہ مکر سے جال مین
مگر جو کہ ہین عاقل و ہوشمند

دل صاف بیراگ مین غرق تہا
سری جانکی کا تہا عشق ولی
سوای انہونکو سمجہتے تہے وہ
بجز عشق کچہ وہان سمائی نہ تہی
کہ ہے زندگی پان کی مثل حباب
ہوا عشق باطن سے پیدا نہ تہا
سمجہتے تہے دنیا کو وحشت کا دشت
مگر مکر و حیلہ سے شیدا و اب ہے
لبہاتی ہے کسیکو سو بیال مین
سمجہتے ہین وہ دام کا اک کمند

وہ ہین کون یعنی کہ عالی نسب | سری کرپا سندہو ہے اونکا لقب
مقام اونکے رہنے کا تہا ستیا کنڈ | تلاشی کو بس تہا ہتا سیتا کنڈ
نظر اونکی جز ذات رگہو ناتہہ جی | حقیقت مین وہ دیکھنے سے شہ تھے
کہ دسکا تہا اک تاج سر پر رکہا | کہ تہا چشم پر وہ تہا اوسکا بڑا
کہ شاید نظر ہو خدا ہی بار بہر | سمجھتے تھے وہ ہر گہڑی خوش سیر
جو کل مہاؤ کی نقل کرتا ہون مین | حکایت عجوبہ سناتا ہون مین
کہ تکرار باہم کا سامان ہوا | نصیب اہل باطن کو زندان ہوا
لیا جبکہ زنجیر نے پاس چرن | خوشی سے دیا دو چرن کا سرن
کہ تا فرق یک جا تنی مین نہو | دوئی کا اثر باتنی مین نہو +
ہوے جام وحدت سے یکرو مست | اوٹھا کر دیا یہہ دعا ہر دو دست +
کہا شاد ہو راجہ رام کشن + | مددگار ہون تیرے برہما وشن
کہ ہر لوک بیتا اپنا شاد ہو | اور اس لوک مین بہی تو آباد ہو
مگر گر بنا ابہی رشک فدا اس | کہ رہتا ہو تمہین اس جہان سے اوداس
مہین ایک دن گردم تا بکار | ہوا نیشن زن جب تو ہو دنا مدار
رہیگا نا نام مین ہمدن کا شاہ | تری دولت و جاہ آباد باد

دوبارہ کرنہ اوسکا کرے قبول | کیا دولت عشق کو پھر حصول
اور کہتے تھے دو دو جھٹک ہات مین | کہ ہووے نہ فرق عشق کی گھات مین
سبھی دو دو کہتے تھے وہ پاس مین | کہ ہووے نہ دل عشق سے یاس مین
سمجھتے ہین دونو جہان کو جو ایک | او روحدت کو کثرت مین جانتے ہین نیک
ہر اک جا ہمہ جا اوسی کا ظہور | خیال اونکو ہوتا ہے ہر جا یہ نور
بس اب مختصر کر تو یہ داستان | زبان قلم مین ہے قدرت کہان
دعا کر کہ راست ہے لیل و نہار | رہے شاہ ممدوح والا تبار

تمت

خاتمۃ الطبع شکر خدا و نعت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد واضح ہو کہ اندنون مثنوی لطافت فحاوی بلبہم چہر تصنیف لطیف ناشر ناظم بیمثال منشی جواہر لال صاحب سلمہ اللہ لواہب منشی سرکار مہاراجہ راجگان مہاراجہ کشن سنگہ صاحب والی ریاست ٹکاری ضلع گیا مطبع فیض منبع جناب فیض مآب باولو العزمی در عالم مشہور منشی نولکشور صاحب صانعہ اللہ باعلی المراتب مین بماہ جنوری سنہ ۱۸۷۱ عیسوی منطبع بہدئی عالم کی مطبوع طبع ہوئی

۳۸۰۴